فکر و نظر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعلیمی منصوبہ بندی میں نظریاتی لگن کا بنیادی کردار

نظریاتی لگن اور بقاء و احیاءِ ملّی

ہر باشعور انسان اور ہر متمدن معاشرے کی زندگی کا کوئی نہ کوئی مقصد، کوئی نہ کوئی نظریۂ حیات ضرور ہوتا ہے۔ اگر یہ نظریۂ حیات پورے شعور و شدت سے فکر و عمل کو گرماتا رہے تو افراد اور معاشرہ کے تمام مسائل بطریقِ احسن پورے ہوتے چلے جاتے ہیں اور ان کے سامنے علم و عرفان، سیادت و قیادت اور تسخیر و تسلط کے رموز و نکات کھلتے چلے جاتے ہیں۔ اس کے برعکس اس نظریاتی لگن سے عاری افراد اور ادارے ذاتی نقصان اٹھانے کے علاوہ بسا اوقات پورے معاشرے کو بھی لے ڈوبتے ہیں۔ افراد اور ملتوں کی تعمیر و تخلیق کے لیے نظریاتی لگن کی حرارت ناگزیر ہے۔

نظریاتی لگن کی بالادستی

بین الاقوامی منڈی میں اس وقت کئی ایک نظریے کشمکش اشاعت و اقتدار میں سرگرم عمل ہیں۔ پاکستان کے نظریۂ حیات کے خدوخال قرآن حکیم میں وضع کر دیے گئے ہیں۔ اس عظیم اسلامی مملکت کے قیام کے لیے ایک ولولہ انگیز جہاد بھی اسی لیے ہوا تھا کہ مسلمانانِ برصغیر اپنی زندگی قرآن و سنت کے تابع کر سکیں۔ چنانچہ اس اسلامی ریاست کی اساس ان شہدائے کرام کے مقدس لہو پر رکھی گئی جنھوں نے ہمیں قرآن و سنت کی روشنی سے معمور ماحول فراہم کرنے کے لیے اپنی جان کی بازی بھی داؤ پر لگا دی تھی۔ اب ہمارے لیے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ ہم اس مقدس نظریے کو دل سے لگائے رکھیں اور اپنی زندگی کے تمام شعبوں میں اسی سے رشد و ہدایت لیتے رہیں۔

ہم نے یہیں اکتفا نہیں کرنا، بلکہ اپنے فکر و عمل اور معیشت و معاشرت کے جملہ شعبوں

کی اس اعلیٰ وارفع طریق سے تشکیل نو کرنا ہے کہ اپنے وطن میں اس عزیزانہ جان نظریہ کو استحکام نصیب ہو اور اس کی روشنی میں ملّی احیاء کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی نظریاتی منڈی میں بھی انجام کار ایسے ہی غلبہ نصیب ہو۔ ملّی معیشت و معاشرت کو نت نئے بحرانوں سے نکالنے اور عالمی امن کا راستہ تراشنے کے لیے اور کوئی لائحہ عمل اس سے بہتر، کم خرچ اور مؤثر ثابت نہیں ہو سکتا۔

تعلیمی منصوبہ بندی میں نظریاتی لگن کے اقتصادی فوائد

نظریاتی لگن ہر قسم کی منصوبہ بندی میں بے حد منفعت بخش ثابت ہوتی ہے مگر تعلیمی منصوبہ بندی میں تو نظریاتی حرارت خصوصی طور پر نمایاں رنگ لاتی ہے۔ دنیا کے تعلیمی نظاموں کا تقابلی تجزیہ کیا جائے تو یہ حقیقت قطعی واضح ہو جاتی ہے کہ جن ممالک میں کسی نہ کسی قسم کا کوئی نہ کوئی نظریۂ حیات کارفرما ہے وہاں تعلیم ایک قوی، مؤثر اور سود مند تحریک کا روپ دھارے ہوئے ہے۔ چنانچہ ایسے خطوں میں عامۃ الناس کے سیرت و کردار اور معیشت و معاشرت کے مختلف شعبوں میں نظریاتی لگن کی مفرح خاطر چھاپ واضح طور پر نظر آتی ہے۔ اس کے برعکس ایسے ممالک جہاں عوام کے دل و دماغ نظریاتی لگن سے عاری ہیں وہاں عمل تعلیم اور عمومی زندگی میں وہ ولولہ اور رنگ مفقود ہیں جو بقا اور احیاء کا منطقی لازمہ ہوا کرتے ہیں۔

صوبائی تعلیم کے سربراہ کی حیثیت سے اپنی فنی زندگی میں راقم الحروف نے بھی اس حقیقت کی توثیق مشاہدہ کی ہے۔ چنانچہ میں نے دیکھا ہے کہ جن سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں اور تعلیمی دفاتر کے سربراہ نظریاتی لگن سے سرشار ہیں۔ وہاں نتائج بحیثیت مجموعی بے حد تسلی بخش ہیں۔ اس کے برعکس جہاں یہ لگن مفقود یا دھیمی ہے، وہاں حالات نسبتاً مایوس کن ہیں، بلکہ کئی جگہوں میں تو یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ نظریاتی لگن کے فقدان سے اس قدر انتشار و کہرام مچا ہوا ہے کہ کئی اچھے بھلے منصوبے بھی نہ صرف بے حس اور جمود کا شکار ہیں بلکہ ان کے رخ بھی تعمیر و تخلیق سے ہٹ کر تحریف و تخریب کی جانب مڑ چکے ہیں۔ چنانچہ اس افسوسناک صورتِ حال کے کفارہ کے لیے اور اپنے تعلیمی جہاد کو مزید مؤثر اور ثمر آور بنانے کے لیے خاکسار نے نظریاتی لگن گرمانے کے منصوبوں کو تیز تر کر دیا ہے۔ مقامِ مسرت ہے کہ ان کم خرچ اور تیر بہدف اصلاحی نسخوں سے کافی حوصلہ افزا نتائج مرتب ہونا شروع ہو گئے ہیں۔

نظریاتی لگن میں سقم و خلل کا علاج و انسداد

ایک مطہر اسلامی سلطنت میں تمام منصوبہ بندی کا محور قرآن و سنت ہونا قطعی لازمی ہے وسائل کی کم مائیگی کا تو اس سے بہتر اور کوئی علاج نہیں کہ نظریاتی لگن کی کم خرچ مگر تیز برقی حرارت سے اس تہی دستی کا کفارہ کیا جائے مگر اگر کہیں شومئی قسمت سے وسائل کی تہی دستی اور نظریاتی لگن کا فقدان یکجا ہو جائیں تو معیشت و معاشرت کا مکمل طور پر کباڑہ ہو جاتا ہے۔ میرے تجزیہ کے مطابق ادوارِ ماضی میں ہماری معیشت کے المیہ کا بنیادی سبب ان ہر دو شقاوتوں کا یہی بد نصیب امتزاج تھا۔

یہ امر بدیہی ہے کہ ہر قسم کے ماہرین منصوبہ بندی میں بالعموم اور تعلیمی منصوبہ بندی کے تمام کارکنوں میں بالخصوص نظریاتی لگن کو اساسی کردار ادا کرنا چاہیے۔ نظریاتی حرارت میں اگر کوئی خلل یا سقم واقع ہو تو اس کا علاج و انسداد ممکن ہے۔ ایک سیدھا سادھا طریق یہ بھی ہے، کہ منصوبہ ساز اپنے آپ سے فقط ایک سوال کرے کہ زیر نظر منصوبہ کی اصل غرض و غایت کیا ہے؟ چنانچہ ضمیر کی دھڑکنوں اور وقت کے تقاضوں سے واضح جواب ملتا ہے کہ ہم نے اس مقدس خطۂ زمین کو جس مقصد کے لیے حاصل کیا تھا اس کو زیر نظر منصوبہ کی وساطت سے آگے بڑھانا لازم ہے۔ اگر اس واضح نشاندہی کے بعد بھی مصنف منصوبہ کو کچھ سجھائی نہ دے، وہ اندھیری غاروں میں سرگرداں رہے یا رہنمائی کے لیے ادھر ادھر جھانکتا پھرے تو پھر اس کی کم مائیگی یقیناً گمراہی، ضیاع، ہزیمت اور ہلاکت پر منتج ہوگی۔

ضمیر کی آواز، وقت کی ضروریات اور ہمارے خصوصی تاریخی پس منظر کے حوالے سے منصوبہ بندی کے کارکن کو اپنے فرائض کے خدوخال اور طریق کار وضع کرنے میں کافی مدد ملتی ہے۔ اگر شکوک و ابہام کی دھند لکیں پھر بھی واضح نہ ہوں تو فن منصوبہ بندی پر جدید تصانیف کے ساتھ ساتھ قرآن حکیم، احادیث نبوی اور تاریخ اسلام کے پر تجسس اور عقدہ کشا مطالعہ سے مطلوبہ روشنی حاصل کی جا سکتی ہے۔ مگر اگر خدانخواستہ پھر بھی نظریاتی لگن میں حرارت پیدا ہونے اور قلزم اسرار کے پردے اٹھنے کی کوئی صورت پیدا ہوتی دکھائی نہ دے تو پھر تعلیمی منصوبہ بندی کے مقدس فن سے خواہ مخواہ چپکے رہنے سے کہیں بہتر ہے کہ منصوبہ ساز اپنی بے بصری کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے منصب سے فوراً مستعفی ہو جائے کیونکہ خاص

جہالت وجمود پر مبنی منصوبہ بندی سے نہ صرف معیشت ومعاشرت ملّی کو شدید بحرانوں کا سامنا رہے گا، بلکہ خود منصوبہ ساز کی ذہنی صلاحیتوں اور جذباتی توازن پر بھی سخت ناگوار اثرات مرتب ہوں گے۔

معیشت ومعاشرت کی سلامتی کا واحد راستہ

ملّی معیشت ومعاشرت جس رنگ میں ہے وہ ہمارے سامنے ہے۔ ہماری تعلیمی منصوبہ بندی اور مختلف منصوبوں کی ترتیب وتعمیل کا جو حشر ہو رہا ہے اس سے بھی آپ بخوبی آشنا ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ نظریاتی لگن کے فقدان ہی کا نتیجہ ہے۔ ؎

یا مردہ ہے یا عالمِ نزع میں گرفتار
وہ فلسفہ جو لکھا نہ گیا خونِ جگر سے

ایک نحیف وناتواں اسلامی سلطنت اور خصوصاً تیسری دنیا کے بے پناہ مسائل میں گری ہوئی مملکت کے سامنے اپنی بقاء اور احیاء کے لیے ایک اور صرف ایک ہی راستہ کھلتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی معیشت ومعاشرت کے تمام شعبوں کی منصوبہ بندی میں نظریاتی لگن کی ولولہ انگیزی کو اولیت دی جائے۔ تعلیمی منصوبہ بندی کو خلل وخرابے سے بچانے اور دنیائے تعلیم وتمدن کو تعمیر وتخلیق کے صراطِ مستقیم پر گامزن کرانے کے لیے اس سے بہتر اور کوئی صورت نہیں۔

(ڈاکٹر عبد الرؤف، ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن، پنجاب، لاہور)

خوش خبری

قرآن مجید مترجم مع حواشی فوائد ستاریہ از مولانا عبد الستار صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ کے چند نسخے مفت تقسیم کیے جا رہے ہیں۔ پیکنگ اور رجسٹری خرچ کے لیے دس روپے کا منی آرڈر بھیج کر ایک نسخہ طلب فرمالیں۔ یہ رعایت صرف ۳۰/۶ تک ہے۔ اپنا پتہ مکمل صاف تحریر کریں۔ منی آرڈر پتہ ذیل پر روانہ کریں۔

ادارہ اشاعت القرآن والحدیث محمدی مسجد اے۔ ایم ۲۲۲، کراچی ۱